رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون: ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۶/۷۱ | ہفتہ ۱۸ رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ ۱۰ وفا ۱۳۶۱ہش ۱۰ جولائی ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۵۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۸ وفا/جولائی۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت آج الرجی اور جسم پر نشانات نمودار ہو جانے سے ناساز ہے۔ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ غانا کی سالانہ مجلس مشاورت کامیاب انعقاد

ملک بھر سے (۱۲۰) نمائندگان نے شرکت کی، بجٹ اور دیگر تجاویز پر تفصیلی غور

ملک کی جماعت احمدیہ کی نیشنل ایگزیکٹو کمیٹی کا اجلاس بھی امیر صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا:

جماعت احمدیہ غانا کی سالانہ مجلس مشاورت مورخہ ۱۶ مئی ۱۹۸۲ء کو احمدیہ مسجد کماسی میں منعقد ہوئی اس میں غانا کے احباب جماعت کے ۱۲۰ نمائندے شامل ہوئے جنہوں نے بجٹ اور دیگر اہم معاملات پر اظہار خیال کیا۔ مشاورت میں نئے سال کے لیے غانا کے جماعتی نمائندگان کا بھی انتخاب کیا گیا۔ اس سے ایک روز قبل غانا کی جماعت احمدیہ کی نیشنل ایگزیکٹو کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ ہر دو تقاریب کی صدارت غانا کے امیر و مشنری انچارج مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب نے کی۔

مجلس مشاورت

غانا کے نو بڑے صوبوں (ریجنوں) میں پھیلی ہوئی جماعت ہائے احمدیہ کے ایک سو بیس نمائندگان جن میں مرکزی مجلس عاملہ کے نمائندگان، ریجنل مشنریز لوکل مبلغین، سرکٹ پریذیڈنٹ اور لوکل جماعتوں کے نمائندگان شامل تھے۔ انہوں نے اس مجلس مشاورت میں شرکت کی۔ اجلاس صبح نو بجے امیر و مشنری انچارج گھانا کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ نمائندگان کے علاوہ زائرین کی ایک بڑی تعداد نے بھی کارروائی دیکھی۔

امیر جماعت غانا محترم عبدالوہاب آدم صاحب نے افتتاحی تقریر کی جس میں سال رواں کے اہم واقعات کا ذکر کیا اور نمائندگان کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ بعدازاں مکرم اسحاق صاحب نیشنل فنانس سیکرٹری نے ترتیب وار صوبوں کے بجٹ آمد و خرچ سال ۸۳-۱۹۸۲ء پیش کیے۔ اور گذشتہ سال کی آمد و خرچ کے گوشوارے پیش کیے گئے۔ بعدازاں نمائندگان نے تبلیغی و تربیتی امور، بجٹ، سکولوں اور ہسپتالوں کے قیام، مساجد کی تعمیر اور نئے مشنز کے اجراء پر زوردار بحث کی۔ اس کے بعد جنرل سیکرٹری مکرم مسعود حسن صاحب نے تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ رجسٹرڈ برائے گھانا کے دستور کے قواعد و ضوابط پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت جماعت غانا کی مرکزی مجلس عاملہ کے عہدیداروں کا انتخاب ہوا۔ مندرجہ ذیل اراکین کو زیادہ ووٹ

(باقی صفحہ پر)

• مکرم برادرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب انچارج میڈیکل آفیسر احمدیہ ہسپتال آگونا سویڈرو گھانا مغربی افریقہ ۱۸ مئی کو کار کے حادثہ میں سخت زخمی ہو گئے تھے آپ کو فوری طور پر نزدیکی ہسپتال ونیبا لے جایا گیا وہاں سے ابتدائی طبی امداد کے بعد آپ کو فوراً اکرا میں ایک بہت بڑے ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا جہاں پر آپ اب تک داخل ہیں اور زیر علاج ہیں۔ تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب حالت خطرہ سے باہر ہے اور آپ کی صحت بحال ہو رہی ہے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب بہت مخلص اور محنتی وجود ہیں خاکسار تمام دوستوں بھائیوں اور بزرگوں کی خدمت میں ان بابرکت ایام میں ان کے لیے دعا کی خاص درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کو جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور حادثہ کے تمام اثرات سے محفوظ رکھے اور خدمت دین کی مزید توفیق عطا کرے۔ آمین۔

(سید شمشاد احمد ناصر مبلغ سلسلہ احمدیہ سرالیون مغربی افریقہ)

• مکرم مولوی حمید احمد صاحب ظفر مبلغ نائجیریا نے اطلاع دی ہے کہ وہ اور ان کی بیوی اور بچے بوجہ کھانسی بیمار ہیں باوجود ہر قسم کی ادویہ کے کوئی افاقہ نہیں ہو رہا۔

احباب جماعت کی خدمت میں مکرم مولوی صاحب ان کی بیوی اور بچوں کے لیے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (وکالت تبشیر)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا پیغام

احباب جماعت جرمنی کے نام

مکرم عبداللہ واگس ہاوزر جو جرمنی کی جماعت کی نمائندگی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہ کی نماز جنازہ میں شرکت کے لیے پاکستان، ربوہ تشریف لے گئے تھے کی وساطت سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے زبانی درج ذیل پیغام احباب جماعت احمدیہ جرمنی کو ارسال فرمایا ہے:-

"جرمن جماعت کے بھائیو، بہنو اور بچو!

اللہ تعالیٰ نے اپنا زبردست معجزہ اور نشان ظاہر فرمایا ہے اور خلافت کو ہر خطرہ سے محفوظ کرتے ہوئے میری ذات میں ظاہر فرمایا ہے۔ ہماری جماعت کے لیے ایک نئے دور کا آغاز ہوا ہے اور ہر احمدی کو کوشش اور مجاہدہ میں بھی احیاء نو کرنا چاہیئے اور اسلام اور احمدیت کی ترقی اور سربلندی کے لیے ہمیں اپنی مساعی میں بھی اضافہ کرنا چاہیئے۔"

(بشکریہ: ماہنامہ اخبار احمدیہ مغربی جرمنی۔ جون ۱۹۸۲ء)

غانا کی اہم شخصیات کی طرف سے جماعت احمدیہ کی خدمات کی تعریف

ٹی وی اور ریڈیو سے ریجنل کانفرنسوں کی وسیع پیمانہ پر اشاعت

مکرم عبدالوہاب آدم صاحب امیر و مبلغ انچارج جماعت احمدیہ گھانا نے اکرا سے بذریعہ ٹیلیگرام اطلاع دی ہے کہ وہ گذشتہ دنوں جماعت احمدیہ کی تین ریجنل کانفرنسوں میں شامل ہوئے۔ یہ کانفرنسیں گھانا کے تین صوبوں اشانٹی اور برونگ اہافو اور شمالی صوبہ کی مقامی جماعتوں نے منعقد کیں ان کانفرنسوں میں ہزاروں احمدیوں کے علاوہ ان علاقوں کے پیرامونٹ چیفس اور اعلیٰ سرکاری افسران بھی شریک ہوئے۔ پیرامونٹ چیفس اور سرکاری افسران نے اپنی تقاریر میں خاص طور پر جماعت احمدیہ کی طبی اور تعلیمی خدمات کی بے حد تعریف کی۔ ملکی ریڈیو اور ٹیلیویژن کے پروگراموں میں تینوں کانفرنسوں کی کارروائی کو نمایاں جگہ دی گئی۔ کانفرنسوں میں شامل ہونے والے مخلصین نے جماعت کی دینی اور روحانی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے اس کے کاموں میں مزید وسعت پیدا کرنے کے لیے ایک لاکھ چھپن ہزار سڈی کی خطیر رقم بطور چندہ جمع کی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

درس القرآن الحکیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساری کی ساری تعریف جس سے کچھ بھی باہر نہیں صرف اللہ کیلئے ہے

انسان کو سب سے بڑا دھوکا یہی لگتا ہے کہ وہ اپنے لیے حمد چاہتا ہے

حمد اپنی ذات کی طرف منسوب کرنے سے ایسا شرک پیدا ہوتا ہے جو انسان کی تمام خوبیوں کو جلا دیتا ہے

مسجد مبارک ربوہ میں یکم رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا درس قرآن

مرتبہ: مکرم بشیر احمد صاحب اختر شعبہ زود نویسی، ربوہ:

یکم رمضان المبارک ۱۳۶۱ ہش (۲۳ر جون ۱۹۸۲ء) کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں سیدنا و امانا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ فاتحہ کے ایک حصہ کی نہایت پُر معارف تفسیر بیان فرمائی۔ حضرت اقدس کے درس کا مکمل متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا۔

مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے مجھے مشورہ دیا کہ درس قرآن کریم کا آغاز سورۃ فاتحہ کے درس سے میں کروں۔ اس کے بعد علمائے سلسلہ حسب سابق درس دیں گے اور آخر پر انشاء اللہ تعالیٰ آخری تین سورتوں کا درس میں دوں گا۔ خدا تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

تمام معارف قرآن مجید کا ماخذ

سورۃ فاتحہ ایک سمندر ہے معانی اور معارف کا۔ ایک اُمّ الکتٰب ہے اور تمام قرآن کریم کے معارف کا مادہ اس کے اندر موجود ہے۔

بظاہر یہ ایک بہت بڑا دعویٰ ہے اور قبل ازیں جہالت کے زمانے کا انسان اعتراض بھی کرتا رہا ہے کہ کیسے ممکن ہے کہ سات آیات کے اندر ایک پورا قرآن مخفی ہو جائے اور پھر وہ قرآن جس کا دعویٰ یہ ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کے یہ کلمات لکھنے کی کوشش کی جائے اور سمندر سیاہی بن جائیں تو سمندر ختم ہو جائیں گے مگر یہ کلمات ختم نہیں ہوں گے۔ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا (الکہف آیت: ۱۱۰)

اس میں كَلِمٰتُ رَبِّيْ فرمایا گیا، كَلِمٰتُ اللّٰهِ نہیں کہا گیا جس کا معنی یہ ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے خدا نے جو کلام فرمایا وہ اتنا بیمثال ہے اور ایسا معارف کا نہ ختم ہونیوالا قلزم (بلکہ قلزم تو ایک سمندر کا نام ہے) اتنا وسیع، غیر محدود خزانہ ہے کہ اگر سارے سمندر بھی سیاہی بن جائیں اور ان معارف کو لکھنے لگیں تو وہ لکھتے لکھتے خشک ہو جائیں گے خواہ اللہ تعالیٰ ان کے سوا اور بھی ویسے ہی سمندر لے آئے۔

تو دعویٰ سورۃ فاتحہ کے متعلق یہ کرنا کہ یہ تو سارے کلام کی ماں ہے اور کلام کے سارے مضامین اس کے اندر موجود ہیں۔ بظاہر یہ ایک دعویٰ بے دلیل ہے۔ بلکہ ایسا ہونا ناممکن معلوم ہوتا ہے بھلا کیسے ممکن ہے کہ صرف سات آیات میں سارے قرآن کریم کا خلاصہ درج فرما دیا گیا ہو جبکہ خود قرآن معارف کا ایک ایسا بے کنار سمندر ہو کہ جس کے معانی کو کوئی تحریر اپنے احاطہ میں نہیں لا سکتی۔

یہ تعجب اپنی جگہ بجا لیکن اگر ہم خدا تعالیٰ کی کائنات پر نگاہ ڈالیں اور اس کی تخلیق کو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ جس خدا نے یہ ظاہری، مادی کائنات پیدا کی ہے وہ نہ صرف اس بات پر قادر ہے بلکہ عملاً ایسا ہی کرتا آیا ہے۔ کہ بہت عظیم الشان اور نہ ختم ہونے والے مضامین کا خلاصہ اتنا مختصر کر دیتا ہے اور اتنی چھوٹی سی جگہ پر رکھ دیتا ہے کہ عام فہم کا انسان ظاہری نظر سے اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ لیکن جوں جوں انسانی فکر ترقی کرتی ہے غور اور فکر کا مادہ پیدا ہوتا چلا جاتا ہے، غور اور فکر کی اسے توفیق ملتی چلی جاتی ہے اس کی نظر میں خدا کے بنائے ہوئے بعض چھوٹے چھوٹے نقطے پوری کائنات کی جگہ لینے لگ جاتے ہیں۔

انسانی صفات کا مادہ

مثلاً ذرا غور کرو کہ انسان کے اندر جو بے انتہا صفات موجود ہیں اور بے انتہا جرثومے مختلف وقتوں میں کام کر رہے ہیں ان کا مادہ ایک ایسے باریک دھاگے کی شکل میں موجود ہوتا ہے یا بالوں کے گچھے کی شکل میں موجود ہوتا ہے جو ظاہری آنکھوں سے نظر بھی نہیں آسکتا اور اس کے اندر یہ ساری معلومات اس تفصیل کے ساتھ موجود ہیں کہ اب تک کے سائنسدان کا جو علم ہے وہ یہاں تک پہنچا ہے کہ اگر ان معلومات کو جو ایسے جرثومے کے اندر موجود ہیں جو آنکھ سے نظر نہیں آسکتا اس کے اندر ایک باریک سے باریک دھاگہ، بالوں کا گچھا موجود ہے جو اس کا بھی ایک معمولی حصہ ہے اور ان معلومات کو سمیٹے ہوئے ہے۔ کتابوں میں ڈھال دیا جائے تو وہ کہتے ہیں کہ باریک پرنٹ میں لکھی ہوئی کتابیں اتنی بن جائیں گی کہ اگر ایک انسان ۵۰ سال تک مسلسل پڑھتا رہے تو بمشکل ان کو ختم کر سکے گا۔

تو جس خدا نے علم کا یہ خزانہ سمیٹ کر اتنا مختصر کر دیا اور تحقیق کرنے والوں کے دماغوں کو جلا بخشنے کا بھی انتظام فرما دیا اس کے متعلق یہ دعویٰ تعجب انگیز کیسے ہوا کہ سورۃ فاتحہ کے اندر اس نے پورے قرآن کے علوم سمیٹ دیئے۔

اس لیے ایک مسلمان کو پورے یقین، پورے اعتماد کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اس ایمان کے ساتھ آگے بڑھنا چاہیئے کہ سورۃ فاتحہ میں سارے مضامین موجود ہیں، سارے قرآن کریم کی کنجیاں موجود ہیں اور جو تلاش کرے گا وہ پائے گا اور یہ تلاش کبھی ختم نہیں ہوئی نہ ہوگی۔ کسی زمانے میں کسی مجدد، کسی خلیفہ، کسی مفسر، کسی عالم پر یہ تلاش ختم نہیں ہوئی۔ ایسا خزانہ ہے، ایسی عطا ہے جو مکنون ہوتے ہوئے بھی مکنون نہیں ہے بلکہ مطہر بندوں کے لیے کھلی ہے صلائے عام دے رہی ہے۔ اس یقین اور عزم اور اس حوصلے کے ساتھ ہمیں سورۃ فاتحہ کے مضامین کی تلاش کرنے رہنا چاہیئے۔ جیسے سائنسدان قدرت کے مخفی خزانوں کی تلاش کرتا ہے۔

میں صرف 'حمد' سے متعلق کچھ عرض کروں گا اور حمد کے صرف ایک پہلو کے متعلق۔

الحمد کے معنی

'الحمد' کا ایک معنی یہ ہے (اور معانی کے علاوہ) کہ ساری کی ساری تعریف، ایسی تعریف جس میں سے کچھ بھی باہر نہیں رہا، صرف اللہ کے لیے ہے۔ اگر حمد کا یہ معنی انسان سمجھ جائے اور اس کا حق ادا کر کے داخل ہو سورۃ فاتحہ میں تو پھر آگے اور رستے ترقیات کے کھلتے چلے جائیں گے۔ اگر یہ دروازہ بند ہو جائے کسی انسان پر تو ساری سورۃ فاتحہ اس کے لیے بند پڑی رہے گی۔ وہ ایک کتاب مکنون بن جائے گی، ایک کھلی کتاب اس کے لیے نہیں رہے گی۔

سب سے بڑا دھوکا

وجہ یہ ہے کہ سب سے بڑا دھوکہ انسان کو اسی مضمون پر، اسی مقام پر لگتا ہے۔ سب سے بڑی ٹھوکر اس مقام پر لگتی ہے کہ انسان ہر معاملے میں اپنے لیے حمد چاہتا ہے۔ منہ سے یہ کہتا ہے کہ ساری حمد اللہ کے لیے ہے لیکن امرِ واقعہ یہ ہے کہ سب سے زیادہ دھوکہ جو نفسِ انسانی کو لگ سکتا ہے اور لگتا ہے وہ حمد کے مضمون پر ہے اور یہ دھوکہ کسی وقت بھی پیچھا نہیں چھوڑتا۔ دنیا میں ہو، کھیل کے میدان میں ہو، علم کی باتیں کر رہا ہو، روحانیت کی باتیں کر رہا ہو، مضمون لکھ رہا ہو، تقریر کر رہا ہو، درس دے رہا ہو، قرآن کریم کے معارف بیان کر رہا ہو، خدا تعالیٰ کا شکر ادا کر رہا ہو، ہر جگہ یہ دھوکہ اس کے ساتھ لگا رہتا ہے اور اگر اپنے نفس پر غور کریں تو ہر قدم پر، ہر لمحہ یہ بیماری انسان کو آدبوچتی ہے کہ اصل میں حمد میری ہے۔ اور وہ خدا کی حمد بھی بعض دفعہ اس طرح کرتا ہے کہ دراصل وہ یہ سوچ رہا ہوتا ہے کہ اس حمد کے نتیجے میں میری حمد پیدا ہو گی۔ خدا کا خوف دلا رہا ہوتا ہے اور نفس اندر سے اسکو بتا رہا ہوتا ہے کہ تم نے کمال کر دیا ہے، ایسا اچھا خوف دلایا ہے کہ ساری دنیا تمہاری تعریف میں رطب اللسان ہو گئی ہے۔ معارفِ قرآنی بیان کر رہا ہوتا ہے اور دل اسکو بتا رہا ہوتا ہے کہ اصل تو تم قابلِ تعریف ہو جس نے یہ معارف بیان کئے۔ ورنہ قرآن تو ایک خاموش کتاب ہے، تمہاری محتاج بن گئی۔ ظاہری اسباب میں یہ دھوکے لگے ہیں انسان کو لیکن امرِ واقعہ یہ ہے کہ جو شخص اپنی نگرانی نہیں کرتا اور خدا تعالیٰ سے توفیق مانگتے ہوئے نگرانی نہیں کرتا ہر قدم پر، ہر منزل پر وہ حمد اپنے لیے کر لیتا ہے اور جب وہ کہتا ہے الحمد للہ رب العٰلمین کہ ساری حمد اللہ کے لیے ہے تو ساری کا تو سوال نہیں، اس کا اکثر حصہ اپنے لیے رکھ چکا ہوتا ہے۔ اس غلطی کے نتیجے میں وہ ان تمام نعمتوں سے محروم رہ جاتا ہے جو حمد کو پوری طرح خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرنے کے نتیجے میں مل سکتی ہیں، اس سے باہر نہیں مل سکتیں۔

اب میں اس کی چند مثالیں اختصار کے ساتھ حمد سے تعلق رکھنے والی بیان کرتا ہوں جو الحمد للہ کے معاً بعد اللہ تعالیٰ نے بیان کی ہیں۔

حمد کا ربوبیت سے تعلق

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ الحمد للہ رب العٰلمین 'الحمد' ساری تعریف، (یہاں میں صرف وہی معنی لوں گا جو میں پہلے بیان کر چکا ہوں) تمام کی تمام تعریف اس اللہ کے لیے ہے جو رب العٰلمین ہے۔ اب ربوبیت کا ایک تعلق ہے حمد کے نہ ہونے سے۔ جب آپ ماں کو دیکھتے ہیں، بچے کی تربیت کرتی ہے تو جن باتوں میں بچے کو قابلِ تعریف نہیں پاتی یا جن باتوں میں بچہ اپنے آپ کو قابلِ تعریف نہیں پاتا ان باتوں ہی میں اسکو ماں کی تربیت کا فیض پہنچتا ہے۔ مثلاً بچہ چل نہیں سکتا۔ اگر بچے کو احساس ہو کہ میں چل نہیں سکتا تو ماں کی توجہ بھی اسکی طرف ہو گی اور اس کی توجہ بھی ماں کی طرف رہے گی۔ وہ اقرار کرے گا کہ میں نہیں چل سکتا۔ اور ماں دیکھے گی کہ ہاں نہیں چل سکتا تو وہ اس کی مدد کرے گی۔ لیکن جو بچہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہو کہ میں چل سکتا ہوں، مجھے تمہارے سہارے کی ضرورت نہیں، وہ ربوبیت سے اپنا تعلق توڑ لیتا ہے پھر وہ ٹھوکر کھاتا ہے گرتا ہے۔ یہ سارے مقامات غلط حمد کے ہیں جو اس نے اپنے نفس کے متعلق خود کی اور غلط فہمی میں مبتلا ہو گیا۔

تو ربوبیت کے تمام پہلو اس بات کے محتاج ہیں کہ انسان اپنے آپ کو ہر معاملے میں حمد سے خالی کر دے۔ اور یہ جو واقعہ ہے یہ اتنا سچا واقعہ ہے کہ آپ غور کریں تو واقعہ میں انسان حمد کا اہل نہیں ہو سکتا۔ کوئی ایک تعریف بھی حقیقی نہیں ہے جو خدا کی طرف سے لوٹے بغیر انسان کو میسر آ سکے۔ باقی تمام حمد کے پہلو جھوٹے اور افسانوی ہیں۔ لیکن یہ الگ مضمون میں صرف اسی ایک نکتے تک محدود رہنا چاہتا ہوں کیونکہ وقت تھوڑا ہے۔

رزق اللہ کی ربوبیت پر منحصر ہے

اب اس پہلو سے آپ دیکھیں تو ربوبیت کے لیے ہر قدم پر انسان کو اپنے اندر ایک "نفی" پیدا کرنی چاہیئے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا مضمون اپنے دل میں جاری کرنا چاہیئے۔ سب قسم کے میدانوں میں، علم کے، روحانیت کے، تقویٰ کے، دنیا کے مطالب کے ان ساری چیزوں میں جو شخص اپنی حمد کرے گا وہ خدا کی ربوبیت سے محروم کیا جائے گا۔ مثلاً ایک شخص اگر سمجھتا ہے کہ میں بہت چالاک ہوں ہوشیار ہوں اور میں اپنے ہاتھ سے کما سکتا ہوں خدا تعالیٰ کی ربوبیت اس سے مستغنی ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ کا یہ عجیب سلوک ہے۔ اپنے بندے سے کہ وہ اپنے بندے کے رجحانات کے مطابق اپنے جلوے بدلتا رہتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔

اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ

میں تو ویسی ہی شکلیں ڈالتا ہوں اپنے بندے کے لیے جیسا وہ میرے متعلق گمان کرتا ہے۔ ورنہ خدا تعالیٰ کی ایک شکل تو کوئی ہے ہی نہیں۔ لامحدود ہستی کا کوئی محدود ہستی کامل تصور کر ہی نہیں سکتی۔ اس لیے طبعی نتیجہ یہ ہے کہ ہر انسان خدا کا جو تصور رکھے گا اس کے مطابق خدا اس کے لیے ظاہر ہو گا۔ اگر وہ یہ تصور رکھتا ہے کہ رزق میرے اپنے بس کی بات ہے تو جو وہ رزق حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ ربوبیت کے دائرے سے باہر چلا جاتا ہے۔ ربوبیت کی برکتیں پھر اس رزق میں باقی نہیں رہتیں۔ اوّل تو اس کے رزق کا اعتماد کوئی نہیں رہتا۔ کسی وقت بھی وہ ختم ہو جاتا ہے، اس کا کوئی سہارا نہیں۔ دوسرے رزق کے جتنے فوائد ہیں وہ ان سے محروم رہتا ہے۔ ایسا حاصل کردہ رزق جو فضل اللہ کے بغیر ہو، اپنی انانیت کے نتیجے میں حاصل کیا جائے یا سمجھا جائے کہ ہم نے اپنی انانیت کے ساتھ حاصل کر لیا ہے وہ رزق ان ساری برکتوں سے محروم کر دیتا ہے انسان کو، جو دراصل رزق کے ساتھ خدا تعالیٰ نے مقدر کی ہوئی ہیں۔ اولادیں ایسے لوگوں کی تباہ ہو جاتی ہیں۔ ان کا دین تباہ ہو جاتا ہے۔ ان کی دنیوی خوشیاں اٹھ جاتی ہیں۔ رزق ملتا بھی ہے تو چین لے کے نہیں آتا بلکہ دکھ اور غم لے کے آتا ہے۔ ہمارے ایک دوست تھے جو پاکستان کے ایک کروڑ پتی کے دوست تھے۔ ایک پارٹی میں ان کو ملے انہوں نے مجھے یہ واقعہ سنایا۔ وہ خود بھی بہت بڑے تاجر تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ملاقات پر اس کروڑ پتی سے کہا کہ آپ کی تو موجیں (مزے) ہیں۔ آپ کا تو سارے پاکستان پر قبضہ ہے لیکن یہ سن کر اس کروڑ پتی نے دونوں ہاتھوں سے اپنے گریبان کو پکڑا اور کہا کاش! تم اندر جھانک کر دیکھ سکتے کہ ایک آگ سی لگی ہوئی ہے، کوئی اطمینان نہیں۔ کوئی چین کا لمحہ نصیب نہیں۔ پس رزق تو حاصل کیا جاتا ہے اطمینان کے لیے، سکھ کے لیے، حصول نعمت کے لیے۔ یہ سارے مقاصد رزق سے حاصل ہونے چاہئیں اگر سکھ سے ہی سینہ خالی ہو جائے تو رزق کچھ بھی فائدہ نہیں دیتا انسان کو اور الٹ نتائج پیدا کرتا ہے۔

تو اسی مضمون کو آپ پھیلاتے جایئے ہر جگہ جہاں بھی حمد سے آپ اپنے وجود کو خالی نہیں کریں گے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت سے دور چلے جائیں گے اور جتنا زیادہ حمد سے خالی کریں گے۔ اتنا ہی ربوبیت کے ساتھ آپ کا تعلق قائم ہو جائے گا۔ کیونکہ ربوبیت چاہتی ہے اس بات کو کہ کچھ ضرورت ہے۔ ربوبیت فی ذاتہٖ تو کسی چیز کا نام نہیں ہے جب تک آگے ضرورت پیدا نہ ہو۔ یہ تو ایک تعلق رکھتی ہے ضرورت سے اور ضرورت کے مطابق شکلیں بدلتی رہتی ہیں۔ اگر ربوبیت کے ساتھ انکساری کا تعلق جاری رہے گا تو ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف ترقی دیتی چلی جائے گی۔ جس مقام پر یہ وہم انسان کو لاحق ہو گیا کہ اب میں نے وہ حمد کی منزل پالی ہے۔ جو پانے کی میں خواہش کرتا تھا، میں اس مقام پر کھڑا ہو گیا ہوں جو قابلِ تعریف مقام ہے، وہیں سے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت انسان کو چھوڑ دیتی ہے، الگ الگ رستے ہو جاتے ہیں۔ اور لامتناہی ترقی میں وہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔

ربوبیت سے تعلق ٹوٹنے کا نتیجہ

یہ بھی یاد رکھیں کہ جب ربوبیت کا تعلق ٹوٹ جائے تو انسان پھر اس مقام پر بھی کھڑا نہیں رہا کرتا جس مقام پر ربوبیت اسے چھوڑ گئی تھی۔ کیونکہ ربوبیت کے دو پہلو ہیں:۔ ایک ہے ترقی دینا اور دوسرا ترقی پر قائم رکھنا۔ جب بھی خدا کی ربوبیت کسی پہلو سے انسان سے روٹھ جائے تو اس پہلو سے تنزل شروع ہو جاتا ہے۔ دنیا میں ایک بھی ایسا مقام نہیں جو جامد ہو۔ یا حرکت اوپر کی طرف ہے یا نیچے کی طرف۔ جسم یا بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں۔ اَللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی وَ مَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ (الرعد آیت: ۹) یہ وہی PHENOMENA خدا نے بیان کئے ہیں۔ یا کچھ گھٹ رہا ہے رحمِ مادر میں یا کچھ بڑھ رہا ہے۔ یا ترقی ہو رہی ہے یا کسی پہلو سے تنزل ہو رہا ہے۔ تیسرا مقام کوئی قرآن کریم نے بیان نہیں کیا۔ تو ربوبیت اگر آپ سے روٹھ جائے یا مجھ سے روٹھ جائے (نعوذ باللہ من ذالک) تو جس مقام پر چھوڑے گی وہاں بھی نہیں رہو گے، وہاں سے گرنا شروع ہو جاؤ گے۔

اس لیے حمد لامتناہی ہونی چاہیئے اور ساری کی ساری خدا کے لیے ہونی چاہیئے اور کسی ایک مقام پر بھی جہاں انسان اپنے آپ کو حمد کے قابل سمجھنے لگ جائے تو وہیں سے تنزل شروع ہو جائیگا۔

حمد کا رحمانیت سے تعلق

یہ تو ہے ربوبیت کے ساتھ تعلق حمد کا۔ دوسرا ہے رحمانیت کے ساتھ۔ رحم تو تب جوش میں آتا ہے جب قابلِ رحم حالت ہو۔ اگر قابلِ تعریف حالت ہو تو اس پر رحم کون کیا کرتا ہے؟ اس پر تو رشک آتا ہے۔ اگر انسان اپنی حالت کو قابلِ رشک بیان کر رہا ہو خدا کے حضور کہ عملاً میں قابلِ تعریف ہوں اور یہ یہ خوبیاں مجھ میں ہیں تو اس پر خدا کو رحم کیسے آئے گا؟ فقیر تو اپنے حال بگاڑ کر رحم ڈھونڈا کرتے ہیں۔ جو کچھ انہیں حاصل ہوتا ہے وہ بھی چھپا لیتے ہیں۔ جو پیسے ان کو ملتے ہیں کشکول میں وقتاً فوقتاً وہ ہاتھ ڈال کے اپنی جیبوں میں بھرتے رہتے ہیں کہ اگر کسی کو نظر آ گیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ یہ میرے پیسے ہیں تو وہ مجھے کچھ بھی نہیں دے گا۔ تو بجائے اس کے کہ اس فطرت کے مطابق اپنے رب کے حضور انسان جھکے، اگر دل ہر وقت اسے بتا رہا ہو کہ تم یہاں بھی قابلِ تعریف ہو گئے ہو، وہاں بھی قابلِ تعریف ہو گئے ہو تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ تم یہاں بھی قابلِ رحم نہیں رہے، وہاں بھی قابلِ رحم نہیں رہے۔ اگر قابلِ رحم ہی نہیں رہے تو رحمانیت سے تمہارا تعلق کیسے قائم ہوگا؟ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا بہت ہی پیاری ہے (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح بھی بہت غیر معمولی عشق رکھتے تھے اس دعا سے۔ بہت دفعہ ذکر فرمایا کرتے کہ میں تو عاشق ہوں اس دعا کا

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ (القصص آیت: ۲۵)

اے خدا تو نے جو کچھ دیدیا ہے مجھے۔ جو کچھ دینا ہے تیرے مقابل پر میری حالت فقر کے سوا اور کچھ نہیں ہوگی یعنی میں ہر عطاء کے باوجود تیرے حضور ایک فقیر ہی رہونگا۔ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ جو کچھ بھی تو نازل فرمائے گا پھر بھی تیرے در کا فقیر رہونگا۔ اس لیے تو مجھ پر رحم کرتے چلے جانا۔

حمد کا رحیمیت سے تعلق

تو رحمانیت کا تقاضا یہ ہے کہ اس کے مقابل پر فقر کی حالت طاری ہو اور رحیمیت کا تقاضا یہ ہے کہ ایک دفعہ نہیں بلکہ یہ فقر کی حالت جاری رہے۔ کیونکہ رحمانیت آغاز میں ایک رحم کا نظارہ دکھاتی ہے اور جو کچھ خدا اسکو دینا چاہتا ہے وہ دے دیتا ہے۔ لیکن رحیمیت بار بار کے رحم کے آنے کا نام ہے۔ ایک آدمی اگر قابلِ رحم حالت میں پایا جائے اور خدا اسکو کچھ عطا کر دے تو رحم سے تو اس کا تعلق قائم ہو گیا۔ لیکن رحیمیت سے تعلق ٹوٹ گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کچھ بھی میں تمہیں عطا کروں اس کے باوجود تم میرے محتاج رہو گے۔ کبھی یہ خیال نہ کر لینا کہ رحمانیت نے تمہیں رحیمیت سے مستغنی کر دیا۔ بار بار کے فضل لے کر آنے کا نام ہے رحیمیت۔ جیسے ہر سال بیج کے مواقع آتے ہیں۔ پھر کاشت کا وقت گزر جاتا ہے۔ پھر برداشت کے موسم آجاتے ہیں اور یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ تو رحمانیت کا ایک جلوہ ختم ہو کر رحیمیت کی جلوہ گری کے لیے اسٹیج خالی کر جاتا ہے۔ تکرار جب بھی ہو رحم کی اور فضل کی اسی کا نام رحیمیت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ تم بار بار اپنے آپ سے "حمد" کی نفی کرتے چلے جانا اور حمد کا اثبات اپنے رب میں کرتے چلے جانا، اس کی رحمانیت اور رحیمیت میں کرتے چلے جانا تاکہ ہر حالت میں تمہارے ساتھ رحیمیت کا ایک تعلق قائم رہے۔

رب کے حضور انبیاء کی حالت

یہی وہ قابلِ رحم حالت ہے جس کو انبیاء اپنے اوپر وارد کرتے ہیں اور محسوس کرتے ہیں، صرف فرضی قصہ نہیں بیان کرتے بلکہ جانتے ہیں عارف کے طور پر کہ ہم کچھ بھی نہیں۔ میں حضرت (اقدس... ناقل) کے کلمات آپ کو سناتا ہوں۔ اس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ انبیاء کے دل کی کیا حالت ہوتی ہے۔ اپنے رب کے حضور حضرت اقدس عرض کرتے ہیں ؎

کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

وہ جو زمانے کا فخر بنایا گیا، وہ جس پر اس زمانے کا انسان اپنی بقا کے لئے انحصار کرتا تھا، وہ نہ ہوتا تو یہ زمانہ گھاٹے میں چلا جاتا، خدا آسمان سے گواہی دے رہا ہے قسم کھاتے ہوئے کہ اگر موعود کا زمانہ نہ آیا ہوتا تو سارا جہان گھاٹے میں رہتا، وہ جب اپنے نفس پر غور کرتا ہے تو اپنے دل کو حمد سے کلیتہً خالی پاتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ جو حمد بھی ہے اللہ کی طرف سے آئے گی تو ملیگی، میرا اپنا کچھ بھی نہیں۔ وہ عرض کرتا ہے ؎

میں تو مر کر خاک ہوتا گر نہ ہوتا تیرا لطف
پھر خدا جانے کہاں یہ پھینک دی جاتی غبار

اے میرے آقا! مشتِ خاک سے بڑھ کر میری کوئی حیثیت نہیں اور وہ خاک بھی جو تو نے بنائی ہے۔ اگر صرف میرا اپنی ذات پر انحصار ہوتا تو مر کر خاک ہو جاتا اور پھر خدا جانے ہوائیں اس کو کہاں سے کہاں لے جاتیں۔ کسی زمین میں کہیں گندگی میں پھینک دیتیں یا کہیں ویرانے کا حصہ بنا دیتیں، کہیں گلشن کا بھی شاید حصہ بن جاتا۔ پھر عرض کرتے ہیں ؎

یہ سراسر فضل و احسان ہے کہ میں آیا پسند
ورنہ درگہ میں تیری کچھ کم نہ تھے خدمت گذار

کہ اے میرے آقا! میں حمد کے لائق نہیں ہوں۔ لیکن مجھے نظر آرہا ہے کہ تیرے اور بہت سے بندے ہیں جو مجھ سے بہتر ہیں کیونکہ میں اس مقام پر پہنچ گیا ہوں کہ مجھے ہر دوسرا اپنے سے بہتر نظر آرہا ہے، میں اس بات پر متعجب نہیں ہوں۔ میں اس بات پر متعجب ہوں کہ تو نے دوسروں کو چھوڑ کر مجھے کیوں چن لیا؟ میرے اندر تو کچھ بھی نہیں تھا۔ پھر عرض کرتے ہیں کہ یہ حقیقت ہے کہ اس سب نفی کے باوجود تیرا فضل بغیر استحقاق کے نازل ہوتا ہے اور تو ہی سب کچھ عطا کرتا ہے حالانکہ بالکل کوئی حق نہیں ہوتا۔ عرض کرتے ہیں ؎

لوگ کہتے ہیں کہ نالائق نہیں ہوتا قبول
میں تو نالائق بھی ہو کر پا گیا درگہ میں بار

یہ وہ رحیمیت کا مقام ہے جس کی طرف میں آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ خدا کے پانے کے بعد یہ اطمینان پھر بھی نہیں ہوتا کہ میں نالائق نہیں تھا اس لئے بامراد ہو گیا۔ جو شخص یہ سمجھ جائے وہ وہیں مار کھا گیا کہ دیکھو خدا نے مجھے مرتبہ عطا فرما دیا ہے میں کیسے نالائق ہو سکتا ہوں۔ سب کچھ پانے کے بعد حضرت اقدس.... ناقل، فرماتے ہیں کہ میں نالائق ہوتے ہوئے پا گیا ہوں کسی استحقاق کے نتیجے میں میں نے نہیں پایا۔ اس لئے جب نالائق دیکھ کر تو نے عطا فرما دیا تو اس نالائق بندے سے یہی سلوک جاری رکھنا، کسی ایک مقام پر مجھے نہ ٹھہرنے نہ دینا۔

پس رحیمیت کے ساتھ ایک تعلق قائم ہو جاتا ہے انسان کی اپنی ذات سے حمد کی نفی کا اور خدا تعالیٰ کی ذات میں حمد کے کامل اثبات کا

حمد کا مالکیت سے تعلق

پھر ملوکیت کے ساتھ بھی ایک تعلق ہے۔ دنیا میں مختلف قسم کے سودے ہوا کرتے ہیں۔ کچھ دے کر آپ کچھ حاصل کرتے ہیں۔ مثلاً تجارت ہے۔ یا کسی کے حضور کچھ تحفہ پیش کرتے ہیں۔ وہ بادشاہ جن کے در پر ایسے فقیر حاضر ہوتے ہیں کہ جن کے پلے بھی نہیں ہوتا، وہ کچھ دے ہی نہیں سکتے۔ وہ سوائے حمد کے اور کچھ نہیں کر سکتے۔ ان کے پاس اور کچھ نہیں ہوتا ملوکیت سے حصہ پانے کے لئے۔ تو انسان کی حیثیت تو خدا کے مقابل پر اس سے بھی زیادہ بے بسی کی ہے۔ بادشاہ کے مقابل پر تو فقیر بھی بعض دفعہ برگِ سبز پیش کرتا ہے۔ ایسا سرسبز پیارا سا پتہ اس کو مل جاتا ہے جو خوش منظر ہوتا ہے اور جس میں خوشبو ہوتی ہے۔ لیکن خدا کے مقابل پر جس نے سب کچھ دیا ہو، جو مالکِ کل ہو، کسی چیز کی وہ حیثیت بھی نہیں جو برگِ سبز کی ہے۔ تو مالکِ کل کے حضور اسی کی عطاء کے حصول کی خاطر آپ اسے آخر کیا پیش کریں گے؟ سوائے اس کے کہ اس کی حمد کے گیت گائیں آپ کے پاس اور کچھ پیش کرنے کیلئے ہے ہی نہیں۔

تو مالکیت سے تعلق بھی حمد کی کامل نفی سے ہو سکتا ہے اس کے بغیر نہیں ہو سکتا اور خدا تعالیٰ کی ذات میں حمد کے کامل اثبات کے ذریعہ سے ہی ہو سکتا ہے۔

"الحمد" کا ایک پہلو یہ ہے جسے میں نے مختصراً بیان کیا ہے لیکن اس کے ہر پہلو میں بیشمار ایسے پہلو ہیں جن پر اگر آپ غور کرتے چلے جائیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ حقیقت میں تمام مدارج کی ترقی کی راہ اس دروازے سے کھلتی ہے جو حمد کا پہلا دروازہ خدا تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں بیان کیا ہے یہ اگر کسی پر بند ہو جائے تو وہ سب نعمتوں سے محروم ہو جاتا ہے۔

کامل حمد نہ کرنا شرک ہے

دوسرا پہلو یہ ہے کہ "الحمد"۔ کامل حمد خدا کی طرف منسوب نہ کرنا، یہ ایک شرک ہے۔ پہلے میں نے یہ بیان کیا کہ مثبت نتائج جن سے محروم رہ جاتا ہے انسان، وہ کیا ہیں؟ اب میں آپ کے سامنے یہ رکھ رہا ہوں کہ شرک کی جڑ یہ بات ہے کہ حمد خدا کی نہیں بلکہ ہماری ہے۔ چنانچہ قرآن کریم اسی مضمون کو بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ بعض لوگوں نے اپنی خواہشات کو، اپنی اہواء کو خدا بنا لیا ہے۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ جو بظاہر حمد رب کی کرتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ اپنی حمد کر رہے ہوتے ہیں۔ اور پھر حمد بھی اتنی گویا خدا ان کے تابعِ مرضی ہو۔ خود کو اس لائق سمجھتے ہیں کہ خدا ان کی حمد کرے۔ جہاں تک اور جب تک خدا کا فضل خود بخود کسی بندے پر جاری رہے وہ اس کی حمد کرتا چلا جاتا ہے۔ تو بیچ کیا ہے اس حمد کا۔ اپنی نفسانیت اور اپنی انانیت۔ وہ سمجھتا ہے کہ میں اس لائق ہوں کہ خدا کے فضل مجھ پر نازل ہوں اور خدا مجاز نہیں ہے کہ وہ مجھ سے اپنے فضل روکے۔ اگر مجھ سے روکے گا تو حمد کے قابل نہیں رہے گا۔ چنانچہ جہاں بھی ابتلاء کا دور شروع ہوا ایسے انانیت والے جن کی حمد ناقص ہوتی ہے وہ ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ اور بعض دفعہ عارف باللہ پر بھی ایسے باریک مقامات آتے ہیں کہ جہاں وہ جھجک جاتا اور ٹھٹھک جاتا ہے اور پھر بڑے زور کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت اسکو سنبھالتی ہے اور اسے آگے لیجاتی ہے

دکھ اور ابتلاء میں بھی خدا کی ہی حمد کرنی چاہیئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول.....

جو جماعت احمدیہ میں مقام صدیقیت پر فائز ہیں، ایک عظیم الشان عارف باللہ اور عارف قرآن کا آپ کا مقام تھا اپنے بچے کی وفات پر جب کھڑے ہوئے نماز کے لئے تو "الحمد" پر پہنچ کر اچانک رک گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ یہ تو بڑا غم کا مقام ہے، میرے منہ سے بے اختیار سچی حمد کیسے نکلے؟ تب جب وہ ڈوبے اپنے نفس میں تو اللہ تعالیٰ کی رحمت نے آپ کو اس حقیقت سے آشنا فرمایا کہ حمد صرف اسی کی ہے خواہ اس کی طرف سے غم آئے، خواہ خوشی آئے اور جس وقت تم نے دکھ میں اس سے تعلق توڑا تم اپنے نفس کی حمد کر رہے ہوگے اور خدا کی حمد نہیں کر رہے ہوگے۔ تب آپ فرماتے ہیں، بڑے زور اور قوت کے ساتھ میری زبان سے الحمد للہ نکلا اور میں جان گیا کہ سب حمد خدا ہی کے لئے ہے اور کسی کے لئے نہیں ہے۔ اس کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اندرونی تفاصیل آپ نے نہیں بیان کیں مگر آپ غور کریں تو اس کے سوا کوئی شکل ہی نہیں بنتی جو میں نے آپ کے سامنے رکھی ہے۔

تو حمد کا کامل مضمون یہ بھی چاہتا ہے کہ دکھوں اور ابتلاؤں کے وقت خدا ہی کی حمد ہو۔ کیونکہ اگر اس وقت آپ حمد سے محروم رہ گئے تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ خدا کو خدمت گار کے طور پر شمار کیا ہوا ہے۔ بطور خدمتگار آپ تعریف کرتے ہیں، بطور آقا تعریف نہیں کرتے۔ کیونکہ اگر بطور آقا تعریف ہو تو آقا تو مالک ہوتا ہے، چاہے تو عطا فرمائے چاہے تو نہ عطا فرمائے۔ دونوں حالتوں میں خدمتگار کا کام ہے کہ اس کی حمد کے گیت گائے۔

اپنی ذات کی طرف حمد منسوب کرنے کا نتیجہ۔ آخری بات میں اس وقت یہ کہہ کے ختم کروں گا کہ حمد اپنی ذات کی طرف منسوب کرنے کے نتیجے میں ایسا شرک پیدا ہو جاتا ہے جو انسان کی تمام خوبیوں کو اس طرح جلا دیتا ہے جس طرح آگ سوکھی ہوئی گھاس پھونس کو جلا دیتی ہے اور اس کی کوئی حقیقت باقی نہیں رہتی۔ اس کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی ایک حدیث عرض کرتا ہوں۔ آپؐ فرماتے ہیں۔

"سب سے پہلے قیامت کے دن اس شخص کے خلاف فیصلہ کیا جائے گا جس نے شہادت حاصل کی۔ یہ شخص خدا کے سامنے لایا جائے گا اور شہادت حاصل کرنیوالا سب سے پہلے ڈگری پانے والا ہوگا اپنے خلاف۔ خدا اس کو اپنے احسانات گنا کر پوچھے گا کہ تم نے ان سے کیا کام لیا؟ وہ کہے گا اے مولیٰ! میں تیری راہ میں لڑا اور شہید ہو گیا۔ خدا کہے گا جھوٹ کہتے ہو۔ تم صرف اس لئے لڑے کہ تم کو بہادر کہا جائے (وہ جو حمد کا مضمون تھا وہ جب اپنے نفس کی طرف جھک گیا خدا کی بجائے) تو بڑی سے بڑی قربانی ضائع گئی۔ جان کے سوا کیا پیش کر سکتا ہے تحفہ۔ جان بھی گنوائی لیکن اس کے باوجود جہنم مول لی۔ نیکیوں کا وارث نہ بنا)۔

(پھر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں) اس کے بعد اس کو گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر وہ شخص لایا جائے گا جس نے علم حاصل کیا، لوگوں کو علم سکھایا اور قرآن پڑھایا۔ اس سے بھی اسی طرح سوال کیا جائے گا اور وہ جواب میں کہے گا، میں نے علم سیکھا، علم سکھایا اور تیرے لئے قرآن پڑھا، اس پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا جھوٹ کہتے ہو تم نے اس لئے علم حاصل کیا کہ عالم کہلائے جاؤ۔ قرآن اس لئے پڑھا کہ قاری شمار کئے جاؤ اور پھر اسی طرح اسے بھی گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائیگا اس کے بعد ایک دولتمند شخص لایا جائے گا۔ اس سے بھی اسی طرح سوال ہوگا۔ وہ کہے گا کہ مال خرچ کرنے کے جو طریقے تو نے پسند فرمائے تھے میں نے وہ سب اختیار کئے۔ میں نے اپنا مال خرچ کیا، تیری راہ میں لٹایا۔ ارشاد ہوگا جھوٹ بکتے ہو۔ تم نے یہ سب کچھ اس لئے کیا کہ لوگ تم کو فیاض کہیں۔ پھر اسی طرح اس کو بھی گھسیٹ کر جہنم میں داخل کر دیا جائے گا"

(مسلم کتاب الجہاد باب من قاتل للریا والسمعۃ استحق النار)

کتنا بڑا خوف کا مقام ہے کہ وہ دروازہ جو ساری برکتوں اور رحمتوں کے لئے کھولا گیا تھا وہی دروازہ سارے عذاب کا رستہ بن گیا۔ غیر المغضوب علیھم پر جب بات پہنچے گی تو پھر سمجھ آئے گی کہ کیا مراد ہے۔ حضرت (اقدس ..... ناقل) فرماتے ہیں:

"میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کیڑے ہلاک ہوتے ہیں اور تم میں خدا نہیں ہوگا بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہوگا لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا" (الوصیت ص ۷، ۸)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ان مشکل مقامات سے خیر و عافیت سے اس کی رضا کے تابع گذریں اور یہ کام دعا کے بغیر ممکن نہیں۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین

کیا آپ چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما چکے ہیں؟

ناظر بیت المال آمد

خلیفہ کی زبان خدا کی زبان

اور

ہاتھ خدا کا ہاتھ ہوتا ہے

(مکرم کیپٹن شیخ نثار احمد صاحب ۔ لاہور چھاؤنی)

خلافت خدا تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں کے لئے جو اس کے سایہ تلے آجاتے ہیں ایک ایسا انعام ہے۔ ایک ایسی ٹھنڈی ہوا ہے جو گناہ کی تمازت ختم کر دیتی ہے۔ خدا اور اس کے بندے کے درمیان ایک ایسا وسیلہ ہے جس سے غم خوشی میں بدل جاتے ہیں۔ اذیتیں سکون کا روپ دھار لیتی ہیں۔ ظلم کی آندھیاں محبت بکھیرتی چلی جاتی ہیں اور اسی پیارے وجود کے ذریعے اللہ تعالیٰ تحریکیں چلاتا اور بشارتیں بھی عطا فرماتا ہے۔ اس لئے کہ خلیفہ کی زبان خدا کی زبان ہو جاتی ہے۔ حضرت (اقدس ۔ ناقل) فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نہایت ہی کریم و رحیم ہے۔ جو شخص اس کی طرف صدق و صفا سے رجوع کرتا ہے وہ اس سے بڑھ کر اپنا صدق و صفا اس سے ظاہر کرتا ہے اور بباعث نہایت درجہ فنا فی اللہ ہونے کے اس کی زبان ہر وقت خدا کی زبان ہوتی ہے اور اس کا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہوتا ہے اور اگرچہ اس کو خاص طور پر الہام نہ بھی ہو تب بھی جو کچھ اس کی زبان پر جاری ہوتا ہے وہ اس کی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہوتا ہے کیونکہ نفسانی ہستی اس کی بکلی جل جاتی ہے اور سفلی ہستی پر ایک موت طاری ہو کر ایک نئی اور پاک زندگی اس کو ملتی ہے جس پر ہر وقت انوار الٰہیہ منعکس ہوتے رہتے ہیں۔

(حقیقۃ الوحی ص ۱۴، ۱۶)

ایسا پیارا وجود جس کی ہر حرکت خدا تعالیٰ کے حکم کے تابع ہو۔ جو کچھ وہ کہے وہ خدا کا کہنا ہو یقیناً اس قابل ہے کہ اس کی پوری اطاعت کی جائے، ماں سے بڑھ کر اس سے پیار کیا جائے۔ اس کے ہر مطالبہ کو پورا کیا جائے خواہ جان بھی دینی پڑے۔ اس کی ہر تحریک پر عمل کیا جائے خواہ گھر کا سارا سامان قربان کرنا پڑے۔ اور اس کی آواز پر دل و جان اس کے قدموں پر ڈال دیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ قدرت ثانیہ کے پہلے مظہر سے لے کر تیسرے مظہر تک ایسی قربانیوں کا مظاہرہ کرتی رہی ہے بلکہ خلیفۂ وقت کی ہر تحریک اور مطالبہ سے بڑھ کر قربانیاں پیش کیں۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے آج پھر ایک نظام سے باندھ دیا ہے۔ ہمارے خدا نے ہمیں اکیلا نہیں چھوڑا۔ آج پھر وہی مبارک وجود ہمارے درمیان ہے جس کی زبان خدا کی زبان ہے۔ جس کا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہے جو کچھ اس کی زبان سے جاری ہوتا ہے وہ خدا کی طرف سے ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کو بھی ایک نئی پاک زندگی ملی ہے۔ جیسے کہ اس نے خود فرمایا:

"مجھے یوں لگا کہ میں کل مر چکا ہوں اور نیا وجود پیدا ہوا ہے"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ جون ۱۹۸۲ء)

ہمارے آقا (خدا تعالیٰ اس پر برکتیں نازل فرمائے) جس کو پاک زندگی ملی اور انوار الٰہیہ منعکس ہونے شروع ہوئے۔ اپنے عہد خلافت کی سب سے پہلی دعائیہ تحریک پیش کی جس میں ایک ایک بشارت بھی پنہاں ہے آپ نے فرمایا:

"ہمارے سخت زخمی دلوں کے زخموں میں ایک ایسا زخم بھی ہے جو روز بروز بھیانک، زیادہ گہرا اور زیادہ تکلیف دہ ہوتا چلا جا رہا ہے اور ہر لمحہ ہمارے دلوں سے خونناب ٹپکا رہا ہے۔ میری مراد اسرائیل کے ان انتہائی بھیانک اور بہیمانہ مظالم سے ہے جو وہ بڑی بے دردی اور سفاکی کے ساتھ مسلمانانِ عالم پر توڑ رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اپنی زندگی کے آخری ایام میں اس کا شدید دکھ محسوس فرما رہے تھے اور اس ذکر پر ان کی آنکھیں مجسم درد بن جاتی تھیں۔

یہ درست ہے کہ بظاہر ہم ایک کمزور اور چھوٹی سی جماعت ہیں جو دنیا کی نظر میں التفات کے لائق بھی نہیں۔ لیکن میں جانتا ہوں اور آپ بھی جانتے ہیں کہ ہم اپنے رب کے ادنیٰ غلام ہیں اور استحقاق کے بغیر ہمیشہ اس کی رحمت اور فضلوں کے ہم مورد رہے ہیں اور وہ ہماری گریہ وزاری کو قبول فرماتا ہے۔ پس میں تمام احمدی احباب مرد و زن، بوڑھوں اور بچوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ بڑے درد و کرب سے اللہ کے حضور ایک شور مچا دیں تاکہ وہ ہمارے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والے ہر فرد بشر پر رحمت اور کرم کی نظر فرمائے اور اپنے آنسوؤں سے سجدہ گاہوں کو تر کر دیں اور اپنے رب کی رحمت کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قدم چوم کر عرض کریں۔ اے آقا رحمٰن و رحیم! ہمارے سینے اس غم سے پھٹ رہے ہیں۔ امت محمدیہ سے درگذر اور عفو کا سلوک فرما اور اپنے محبوب محمدؐ کے نام کی برکت سے ان کے دشمنوں کو ذلیل و رسوا کر دے اور ان کمزوروں کو دشمنانِ اسلام کے خلاف طاقت و غلبہ عطا فرما مسلمانوں کے دشمنوں سے ان دردناک مظالم کا انتقام خود اپنے ہاتھ میں لے لے یا پھر یہ عظیم تر معجزہ دکھا کہ دشمنوں کے دل یکسر بدل دے اور وہ حضرت محمد مصطفےٰؐ کی امت کا خون بہانے کی بجائے خود اپنے خون سے ان مظالم کا کفارہ ادا کرنے کی سعادت پائیں۔

(اب کچھ بشارت کا بھی اظہار ہے ۔ ناقل) میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بیقرار دلوں کی دعاؤں کو پایۂ قبولیت میں جگہ دے گا اور ہمارے سخت زخمی دلوں کے اندمال اور سکینت کا سامان پیدا فرمائے گا۔

اے خدا! ایسا ہی کر! دیکھ ہم تیرے حضور ذبح ہونے والی قربانیوں کی طرح تڑپ رہے ہیں۔ ؎

اے دل تو نیز خاطر ایناں نگاہ دار
کآخر کنند دعویٰ حُبِّ پیمبرم

اے احباب مرد و زن، بوڑھو اور بچو! آپ نے اس دکھ و درد کی دعائیہ تحریک پر درد و کرب کے ساتھ اللہ کے حضور مچا دیا اور آنسوؤں سے سجدہ گاہیں تر کر دیں۔ اپنے پیارے امام ایدہ اللہ کے فرمان کے مطابق خدا کی رحمت کے قدموں کو پکڑے رہیں تا وہ اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور اس بشارت کے وارث بنیں "کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بیقرار دلوں کی دعاؤں کو پایۂ قبولیت میں جگہ دے گا اور ہمارے سخت دلوں کے اندمال اور سکینت کا سامان پیدا فرمائے گا۔"

ہمارا پیارا خدا جس نے ہمیشہ ہم سے پیار کا سلوک کیا۔ جو ہمارے جذبۂ قربانی اور اطاعت کا بے مثال نمونہ دیکھتا آیا ہے۔ اس نے سوچا کہ یہ جماعت ایک تحریک یا ایک بشارت سے خوش نہیں ہوگی۔ گو یہ جماعت اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہے لیکن اس بچہ کی طرح بھی ہے جو ایک کھلونے سے لطف اندوز ہونے کے بعد نئے کے لئے ضد کرتا ہے۔ سو اس پیاری جماعت کو ایک اور خوشخبری دیدو تا دعاؤں اور سجدوں کے ذریعے میرے اور قریب ہو جائیں۔ سو اس خدا نے اپنے پیارے طاہر احمد (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کے ذریعے اپنے غلاموں کو بتا دیا کہ جس طرح انہوں نے موجودہ ابتلاء کا بڑی کامیابی سے مقابلہ کیا ہے جس رنگ میں وہ ایسے موقع پر اسے پکارتے رہے۔ اُن کے قیمتی آنسو دامن کو تر کرتے ہوئے زمین میں مل گئے اُن کی اس آہ و زاری کو دیکھ کر حضور کے منہ سے خوشخبری دی کہ آئندہ انشاء اللہ خلافت کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ کوئی بدخواہ اب خلافت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا اور جماعت اس شان سے ترقی کرے گی۔ خدا کا یہ وعدہ پورا ہوگا۔ کم از کم ایک ہزار سال تک جماعت میں خلافت قائم رہے گی۔"

ہمارے ان چند آنسوؤں اور صبر نے کتنا بڑا کام کیا۔ سبحان اللہ، سبحان اللہ۔

اے نوبہار اور سدا بہار درخت کی شاخو! ہمارا جان سے بھی پیارا وجود جس نے مسندِ خلافت پر بیٹھتے ہی خدا کی بات ہم تک پہنچائی اور ایک دعائیہ تحریک اور دو بشارتوں سے نوازا۔ آئیں ہم اُسی کے الفاظ میں شکرانہ کے طور پر اس سے پھر عہد دہرائیں۔

اے آنے والے! ہم اپنے دلوں سے معصیت اور گناہوں کے چراغ بجھاتے ہیں اور تقویٰ کے چراغ روشن کرتے ہیں اور تجھے اس دل میں اترنے کی دعوت دیتے ہیں جس دل میں اللہ کے تقویٰ کی مشعلیں روشن ہو رہی ہیں اور ہم تجھ سے یہ عہد کرتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ قیام شریعت کی کوشش میں جو اللہ کے فضل کے سوا حاصل نہیں ہو سکتی دعا کرتے ہوئے ہم تیری مدد کریں گے کیونکہ کوئی ایک ذات اس عظیم الشان کام کا حق ادا نہیں کر سکتی۔ ہم ایک وجود کی طرح ایک ایسے وجود کی طرح کہ خلافت اور جماعت الگ الگ نہ رہیں۔ ایک دھڑکتے ہوئے دل کی طرح بڑھتے ہوئے ایک ہاتھ کی طرح اٹھتے اور گرتے ہوئے ایک قدم کی طرح بڑھتے ہوئے ہم تمام نیک کاموں میں تیرے ساتھ تعاون کریں گے اور کوشش کریں گے کہ جگہ جگہ خدا کی عبادت کے معیار بلند ہو جائیں۔ مسجدیں پہلے سے زیادہ آباد نظر آنے لگیں۔ اللہ کی یاد سے دل روشن اور پُرنور ہو جائیں جھگڑے اور فساد مٹ جائیں اور ان کا کوئی نشان باقی نہ رہے۔ ایک کامل اخوت اور محبت کا وہ نظارہ نظر آئے جو اس دنیا کی جنت کہلا سکتی ہے اور وہ قائم ہونے کے بعد حقیقت میں اگلی دنیا کی جنت کی خوابیں دیکھی جا سکتی ہیں۔ ہم پوری کوشش کریں گے کہ (حضرت اقدس ..... ناقل) کے پیغام کو جاری و ساری رکھیں، زندہ رکھیں، جو کمزوریاں پیدا ہو چکی ہیں اُن کو دور کرنے کی کوشش کریں اور کوشش کریں گے کہ ایسی نیکیاں عطا ہوں کہ ہر روز نئے پھل پانے والے ہوں نیکیوں کے۔"

آئیں اب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے الفاظ میں ہی دعا کریں "کہ اللہ تعالیٰ عالم اسلام کو ظالم انسانوں کی دسترس سے محفوظ رکھے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے صدقے آپ کی طرف منسوب ہونے والوں کی حفاظت کرے اور یہ معجزہ دکھائے کہ صرف محمدؐ کے نام سے منسوب ہونے میں کتنی برکت ہے۔" مزید فرمایا "اللہ تعالیٰ انہیں مسلمان بننے کی توفیق عطا کرے۔ وہ اللہ کے فیصلے پر سر جھکانے والے ہوں اور انہیں توفیق ملے کہ جو اللہ تعالیٰ نے ان کے سامنے حاضر کیا ہے اسے وہ ہاتھ بڑھا کر حاصل بھی کر سکیں۔ آمین۔

اے خدا ہم نے جو پیارے امام ایدہ اللہ سے عہد باندھا اُسے پورا کرنے کی تو ہی توفیق عطا فرما۔ اگر کوئی فتنہ باقی ہے تو تو ہی اس سے محفوظ رکھنا۔ آمین۔

"اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کرو"

حضرت اقدس فرماتے ہیں :-

"اہل تقویٰ کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔ یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے جس کے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے۔ بڑے بڑے عارف اور صدیقوں کے لئے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے۔ عجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے اور ایسا ہی کبھی خود غضب عُجب و پندار کا نتیجہ ہوتا ہے کیونکہ غضب اس وقت ہوگا جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظرِ استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے جس کے اندر حقارت ہے۔ ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جاوے۔ بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے اس کی دلجوئی کرے اس کی بات کی عزت کرے کوئی چڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۔ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (الحجرات) تم ایک دوسرے کا چڑ سے نام نہ لو یہ فعل فساق اور فجار کا ہے جو شخص کسی کو چڑاتا ہے۔ وہ نہ مرے گا جب تک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہوگا۔ اپنے بھائیو کو حقیر نہ سمجھو۔ جب ایک ہی چشمہ سے کل پانی پیتے ہو تو کون جانتا ہے کس کی قسمت میں زیادہ پانی پینا ہے۔ مکرّم و معظّم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ (الحجرات)" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۶) (الفضل ۱۳ اگست ۷۶ء)

(مرسلہ نظارت اصلاح و ارشاد)

مقابلہ مقالہ نویسی برائے لجنہ!

عنوان! سیرت و سوانح حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سال لجنہ کے انعامی مقالے کا عنوان ہے

شرائط :-

۱- حجم مقالہ ۸ تا ۱۰ ہزار الفاظ
۲- مقالہ خوشخط ہو اور کاغذ کے ایک طرف لکھا ہو۔
۳- مقالہ کی تیاری کے لیے جو کتب زیر مطالعہ رہی ہوں ان کی فہرست مقالہ کے آغاز یا آخر میں درج ہو۔
۴- مقالہ میں اگر کوئی اقتباس درج کرنا چاہیں تو اس کا مکمل حوالہ درج کریں یعنی نام کتاب مصنف اور صفحہ نمبر وغیرہ۔
۵- مقالہ مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ یکم ستمبر ۱۹۸۲ء ہے۔
۶- اوّل دوم اور سوم آنے والی ممبرات کو بالترتیب -/۳۰۰، -/۲۰۰ اور -/۱۰۰ روپے کے نقد انعام دیئے جائیں گے۔
۷- صدر کی تصدیق ہو کہ یہ اس نے خود لکھا ہے۔
۸- اس مقالہ پر اجتماع کے موقع پر انٹرویو بھی لیا جائیگا۔
۹- ہر مقالہ نگار حلیفہ بیان دے کہ یہ مقالہ اس نے خود لکھا ہے کہیں سے کوئی سطر نقل نہیں کی گئی کیونکہ پوزیشن حاصل کرنے والے مقالے کو لجنہ مرکزیہ کتابی شکل میں شائع کروانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ماہنامہ تحریک جدید

اردو اور انگریزی میں شائع ہونے والا ماہنامہ تحریک جدید اپنے قارئین کو حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور حضور اقدس کے جانشینوں کے ارشادات اور روز افزوں ترقی کے کوائف پیش کرتا ہے۔ سالانہ چندہ صرف پانچ روپے ہے۔ (مینجنگ ایڈیٹر ماہنامہ تحریک جدید۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری ہدایات برائے سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۱۵-۱۶-۱۷ اخاء ۱۳۶۱ ہش / اکتوبر ۱۹۸۲ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

قائدین اور خدام اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل ضروری ہدایات کو مدنظر رکھتے ہوئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

- حضور انور کے ارشاد کی تعمیل میں ہر مجلس کی نمائندگی اجتماع میں لازمی ہے۔
- زیادہ سے زیادہ خدام و اطفال اجتماع میں شامل ہو کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور کلمات سے مستفیض ہوں۔
- قائدین علاقہ و اضلاع کی حاضری اجتماع میں ضروری ہے۔ اس کے بغیر اجتماع کے کام خوش اسلوبی سے سرانجام دینے میں مشکل پیش آتی ہے۔
- ہر قائد ضلع کی ذمہ داری ہے کہ وہ اجتماع سے ڈیڑھ ماہ قبل مرکز کو مطلع کرے کہ ان کے ضلع کو کتنے خیموں کی ضرورت ہوگی۔
- حسب سابق ہر ضلع تین خود ساختہ خیمے نصب کرے گا۔
- خیموں کے اندر ڈالنے کے لئے دری اور صفوں وغیرہ کا انتظام مجالس کے ذمہ ہوگا۔
- مجلس شوریٰ کے لئے تجاویز مرکز میں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۱ اگست ۸۲ء ہے۔
- شوریٰ کے نمائندگان کا انتخاب کروا کے منتخب شدہ اسماء منظوری کے لئے مرکز میں بھجوائیں ہر مجلس اپنے خدام کی تعداد کے مطابق ہر بیس اراکین پر یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوائے گی قائد مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے نمائندہ ہوگا۔ جو مجلس کے لئے نمائندگان کی مقررہ تعداد میں شامل ہوگا۔ نمائندگان کے اسماء مرکز میں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۱۵ ستمبر ۸۲ء ہے۔
- سالانہ اجتماع کے موقعہ پر صنعتی نمائش کا انتظام کیا جاتا ہے۔ مجالس اس نمائش میں خدام کے ہاتھ کی بنی ہوئی اشیاء مرکز میں بھجوائیں۔ پہلی تین پوزیشنوں پر انعامات دیئے جائیں گے۔ اس سلسلہ میں خصوصی دلچسپی رکھنے والے خدام کے اسماء سے فوری طور پر مرکز کو مطلع کیا جائے۔
- علمی اور ورزشی مقابلوں کے لئے عمومی تیاری کریں۔ معین پروگرام سے عنقریب مجالس کو مطلع کر دیا جائے گا۔
- زیادہ سے زیادہ خدام سائیکلوں کے ذریعہ اجتماع میں شامل ہوں۔
- سالانہ اجتماع کے بارے میں آپ کی تجاویز کا خیر مقدم کیا جائے گا۔
- کوشش محنت اور تدابیر کے ساتھ ساتھ بہت دعائیں بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب و کامران فرمائے۔

خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا انٹرویو ۳۰ اگست کو ہوگا

- جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے امیدواران واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز ۳۰ ظہور ۱۳۶۱ ہش مطابق ۳۰ اگست ۱۹۸۲ء بروز سوموار ۸ بجے صبح دفتر تحریک جدید ربوہ میں ہوگا۔ لیکن داخلہ کے لئے درخواستیں ۲۰ جولائی تک دفتر وکالت دیوان تحریک جدید میں پہنچ جانی چاہئیں۔ اس لئے امیدواران کو چاہیئے کہ میٹرک کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ درخواستیں فوری طور پر مقامی جماعت کے صدر صاحب کی معرفت دفتر وکالت دیوان کو بھجوا دیں تا انٹرویو سے پہلے امیدواران کے وقف اور داخلہ کے بارہ میں ضروری کوائف مکمل کئے جا سکیں۔
- اس سے قبل داخلہ کے لئے درخواستوں کے موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۱ مئی مقرر کی گئی تھی۔ امیدواران کی سہولت کے لئے اب اس میں ۲۰ جولائی تک توسیع کر دی گئی ہے۔ اس کے بعد آنے والی درخواستوں پر غور نہیں ہو سکے گا۔
- انٹرویو کے لئے درخواست دہندگان میں سے صرف انہی کو بلایا جائے گا جنکی میٹرک میں کم از کم سیکنڈ ڈویژن ہوگی اور عمر ۱۷ سال یا اس سے کم ہوگی۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان ماہنامہ "انصار اللہ"

ماہنامہ "انصار اللہ" مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان ہے۔ اس رسالہ نے گذشتہ ۲۳ سال میں خدا تعالیٰ کے فضل سے تربیت کی ذمہ داری کو بڑے عمدہ رنگ میں پورا کیا ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے اس رسالہ کے متعلق فرمایا:-

"یہ رسالہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی قابلیت کے ساتھ لکھا جاتا اور ترتیب دیا جاتا ہے اور اس کے اکثر مضامین بہت دلچسپ اور دماغ میں جلاء پیدا کرنے اور روح کو روشنی عطا کرنے میں بڑا اثر رکھتے ہیں"

(انصار اللہ) کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو ہر جہت سے ترقی دینے کی کوشش کریں۔ اس رسالہ کی قیمت پندرہ روپے ۱۵/- سالانہ مقرر ہے۔ مجلس شوریٰ انصار اللہ ۱۹۵۹ء کے فیصلہ کیمطابق ہر مجلس اپنی گرانٹ میں سے کم از کم ایک رسالہ ضرور جاری کرائے

(منیجر "انصار اللہ")

خدام الاحمدیہ کے ہر ممبر کو قرآن کریم کا ترجمہ آنا چاہیئے

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:-

"ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم قرآنی تعلیم کو سمجھیں اور اسے اپنے دلوں اور دماغوں میں پوری مضبوطی سے قائم کریں۔ میں نے کہا تھا کہ ہر احمدی نوجوان کا یہ فرض ہے کہ قرآن کریم کا ترجمہ جانتا ہو اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ قرآن کریم میں کیا لکھا ہے اور خدا ہم سے کن باتوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ ہماری جماعت میں کوئی ایسا فرد نہ رہے نہ بچہ نہ جوان نہ بوڑھا جسے قرآن کریم کا ترجمہ نہ آتا ہو"

خدام الاحمدیہ حضرت مصلح موعود کے اس ارشاد کو ہمیشہ مدنظر رکھیں۔ خود بھی قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر سیکھنے کی کوشش کرتے رہیں اور جماعت کے دوسرے افراد کو بھی قرآن کریم پڑھائیں۔ ناظرہ بھی پڑھائیں ترجمہ بھی پڑھائیں اور تفسیر بھی پڑھائیں اور کام اسی طرح منظم طور پر کریں کہ حضور کا یہ منشا پورا ہو جائے کہ جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ رہے جو قرآن کریم باترجمہ نہ جانتا ہو اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی یاد میں

"الفضل" کا خاص نمبر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات کے بارے میں ادارہ "الفضل" ایک خصوصی نمبر ہدیہ قارئین کر رہا ہے۔ جو ہمارے محبوب آقا رحمہ اللہ علیہ کی زندگی اور سیرت پاک کے بارے میں اہم مضامین پر مشتمل ہوگا۔ مضمون نگار حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اپنے مضامین جلد سے جلد دفتر کو بھجوائیں۔ نیز مشتہرین کرام اپنی جگہ جلد ریزرو کروالیں ایجنٹ صاحبان بھی اضافی آرڈر سے مطلع کر دیں۔ تاریخ اشاعت کا اعلان جلد کیا جائے گا۔

(ادارہ)

حضور ایدہ اللہ کا ارشاد ہے

- کوئی طفل ایسا نہ ہو جو کہ قرآن کریم ناظرہ نہ جانتا ہو۔
- کوئی طفل ایسا نہ ہو جو کہ اپنی عمر کے لحاظ سے کسی سکول میں داخل ہو کر مادی تعلیم حاصل نہ کر رہا ہو۔

(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

مطالبات تحریک جدید میں ایک مطالبہ رخصت کے ایام خدمت دین کیلئے وقف کرنا ہے

(مہتمم تحریک جدید)

(مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: مجلس مشاورت

ملے۔ ان کی منظوری کے لیے حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں تحریر کر دیا گیا ہے۔ مجوزہ عہدیداران مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ پریذیڈنٹ۔ مکرم الحاج حسن عطا صاحب چیئرمین اشانٹی ریجن گھانا۔
۲۔ جنرل سیکرٹری۔ مکرم مسعود جانسن صاحب۔
۳۔ سیکرٹری مال۔ مکرم اسحاق صاحب۔
۴۔ سیکرٹری تعلیم۔ مکرم نورالدین صاحب ہیڈ ماسٹر اور وائس چیئرمین احمدیہ مشن کوفوریڈوا۔
۵۔ سیکرٹری تبلیغ۔ مکرم یوسف ابدو صاحب سرکٹ مشنری اشانٹی ریجن و اکاؤنٹنٹ احمدیہ مشن گھانا۔

مجلس مشاورت کی کارروائی کے اختتام پر چار بجے شام محترم امیر صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا اس دوران احباب جماعت نے خوشی و مسرت سے اللہ اکبر، اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد کے نعرے بلند کئے۔ محترم امیر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ مزید صوبوں میں نئے میڈیکل سنٹر سکول اور مساجد قائم کرنے کا ذکر کیا۔ اور عورتوں اور بچوں کی تربیت کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ آخر میں مسنون دعاؤں کی تلاوت کے بعد اجتماعی دعا میں شام چھ بجے مجلس مشاورت کا اختتام ہوا۔

نیشنل ایگزیکٹو کمیٹی کا اجلاس

مورخہ ۱۵ مئی کو یعنی مشاورت سے ایک روز قبل جماعت احمدیہ غانا کی نیشنل ایگزیکٹو کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ محترم امیر صاحب غانا نے افتتاحی خطاب کیا اور اجلاس کی صدارت کی۔ محترم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں جلسہ سالانہ ۱۹۸۱ء ربوہ میں اپنی شرکت اور اس کی برکات سے مستفید ہونے کا ذکر کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی طرف سے دیگر احباب جماعت کے ہمراہ اہل غانا کو ستارۂ احمدیت ملنے کا بھی ذکر کیا۔ اس خطاب کے بعد دعا سے اجلاس کا باضابطہ آغاز ہوا۔ اجلاس میں مکرم اسحاق صاحب نیشنل فنانس سیکرٹری نے بجٹ سٹیٹمنٹ برائے سال ۱۹۸۳ء۔ ۱۹۸۲ء پڑھ کر سنائی اور ریجن وار آمد و خرچ کا جائزہ پیش کیا۔ یہ اجلاس دو بجے دن تک جاری رہا۔ نمازوں اور طعام کے وقفے کے بعد دوسرا اجلاس تین بجے شروع ہوا مکرم مسعود جانسن صاحب جنرل سیکرٹری نے تحریک جدید برائے گھانا کا دستور پڑھ کر سنایا اور امیر صاحب نے بعض نکات کی وضاحت کی۔ یہ اجلاس آٹھ بجے شب ختم ہوا۔

خدام توجہ فرمائیں

- روزانہ پنجگانہ نماز باجماعت اور تلاوت قرآن کریم کا التزام
- صد سالہ جوبلی منصوبہ کے روحانی پروگرام پر عمل
- ہر ماہ کم از کم ایک دعائیہ خط حضور ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں لکھنا
- اور وقف عارضی کی بابرکت سکیم میں شمولیت

شعبہ تربیت کے چند اہم امور ہیں۔ ان کی طرف کماحقہٗ توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اپنے کرم فرماؤں کے لئے
عرش
نیا مال پہنچ گیا ہے
دیدہ زیب، گیلی اور شہتیر
بازار سے بارعایت حاصل کریں
پروپرائٹر:
اقعات ٹمبر ورکس
فیکٹری ایریا ربوہ فون ۶۹۵

موتیا بند کورس
CATARACT COURSE
CATARACT CURE (۴ کیپسولز)
CATARACT TABS (۲۴۰ ٹیبلٹس)
CATARACT POWDERS (۵ پڑیاں)
CATARACT DROPS (15 ML)
چالیس روزہ کورس قیمت ۶۰/- ڈاک خرچ ۵/-
لٹریچر مفت
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی
رجسٹرڈ پاکستان لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس
گولبازار ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

وقفِ جدید کو واقفین کی ضرورت ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے وقفِ جدید کے سال نو پر احباب جماعت کے نام حسب ذیل پیغام دیا تھا جو احباب جماعت کی توجہ کے لیے شائع کیا جاتا ہے

"جماعت سے میں یہ کہوں گا۔ کہ اس وقت سو سے بھی کم واقفین وقفِ جدید ہیں۔ یہ ہماری ضرورت کا بیسواں حصہ بھی پورا نہیں کرتے۔ اس واسطے ایسے نوجوان جو سکول کی قابلیت کے لحاظ سے ان کے قواعد پر پورے اترتے ہوں اور دل میں جذبہ بھی رکھتے ہوں۔ خدمت اسلام کا اور تربیت کی قابلیت بھی رکھتے ہوں ..... اس کے لیے ہر ہفتے میرا یہ پیغام ہر گاؤں میں پہنچایا جائے کہ ہمیں بچے دو۔ ہمیں بچے دو۔ تاکہ بڑوں کی تربیت کر سکیں ہمیں بچے دو تاکہ ہم آئندہ آنے والی نسلوں کی ابتدائی تربیت کر سکیں (الفضل ۶ ۱/۴۲)

معلم وقفِ جدید کے لیے علمی قابلیت حسبِ ذیل ہے

میٹرک کا امتحان فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا ہو۔ امراء اضلاع۔ صدران جماعت زعماء انصار اللہ اور قائدین خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ مہربانی فرما کر خدمتِ اسلام کا جذبہ رکھنے والے نوجوانوں کو وقفِ جدید کے تحت زندگی وقف کرنے کی تحریک فرمائیں تاکہ جماعت کی تربیت کی بڑھتی ہوئی ضرورت کو پورا کیا جا سکے۔

الوداعی تقریب

۱۹ مئی کو پانچ بجے شام ایوانِ محمود کے کمیٹی روم میں شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی جانب سے مکرم ملک خالد مسعود صاحب ایم۔ اے سابق مدیر ماہنامہ خالد و مہتمم اشاعت کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ مکرم ملک صاحب موصوف عنقریب سیرالیون (مغربی افریقہ) کے ایک سکول میں بطور استاد تشریف لے جا رہے ہیں۔ اس موقعہ پر تلاوت قرآن پاک کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نگران شعبہ اشاعت نے مکرم ملک خالد مسعود صاحب کی خدمت پر انکا شکریہ ادا کرتے ہوئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ آپ نے بتایا کہ مکرم ملک صاحب کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی عاملہ میں گزشتہ دو سال سے بالترتیب مہتمم اصلاح وارشاد اور مہتمم اشاعت کی حیثیت سے خدمت کی سعادت حاصل ہے جولائی ۱۹۸۱ء میں آپ کو ماہنامہ خالد کی ادارت کے فرائض بھی سونپے گئے۔ جنہیں آپ نے خوش اسلوبی سے نبھایا۔ اس طرح آپ نے مجلس کی طرف سے بچوں کے لیے شائع ہونیوالی کتب کے سلسلہ میں بھی قابلِ قدر کام کیا۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے اس موقعہ پر مکرم مرزا محمد الدین صاحب ناز کو ماہنامہ خالد کا مدیر مقرر ہونے پر مبارکباد پیش کی اور اس توقع کا اظہار کیا کہ آپ بھی خدمت اور باہمی تعاون کے جذبہ کے تحت رسالہ کے معیار کی بہتری اور ترقی کے لیے کوشش فرمائیں گے۔

اس موقع پر حاضرین کی چائے اور مٹھائی سے تواضع کی گئی۔ آخر میں مکرم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے دعا کرائی اور یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے۔ مینیجر

سالہا سال سے سالہا سال تک چلنے والے چوٹی کے پنکھے
Apex پنکھے
گارنٹی ۵ سال
ڈیلر برائے سرگودھا:۔
سیون لائٹ الیکٹرک سٹور ترکی نشین سرگودھا
میسرز جنود اینڈ کمپنی رجسٹرڈ سرگودھا